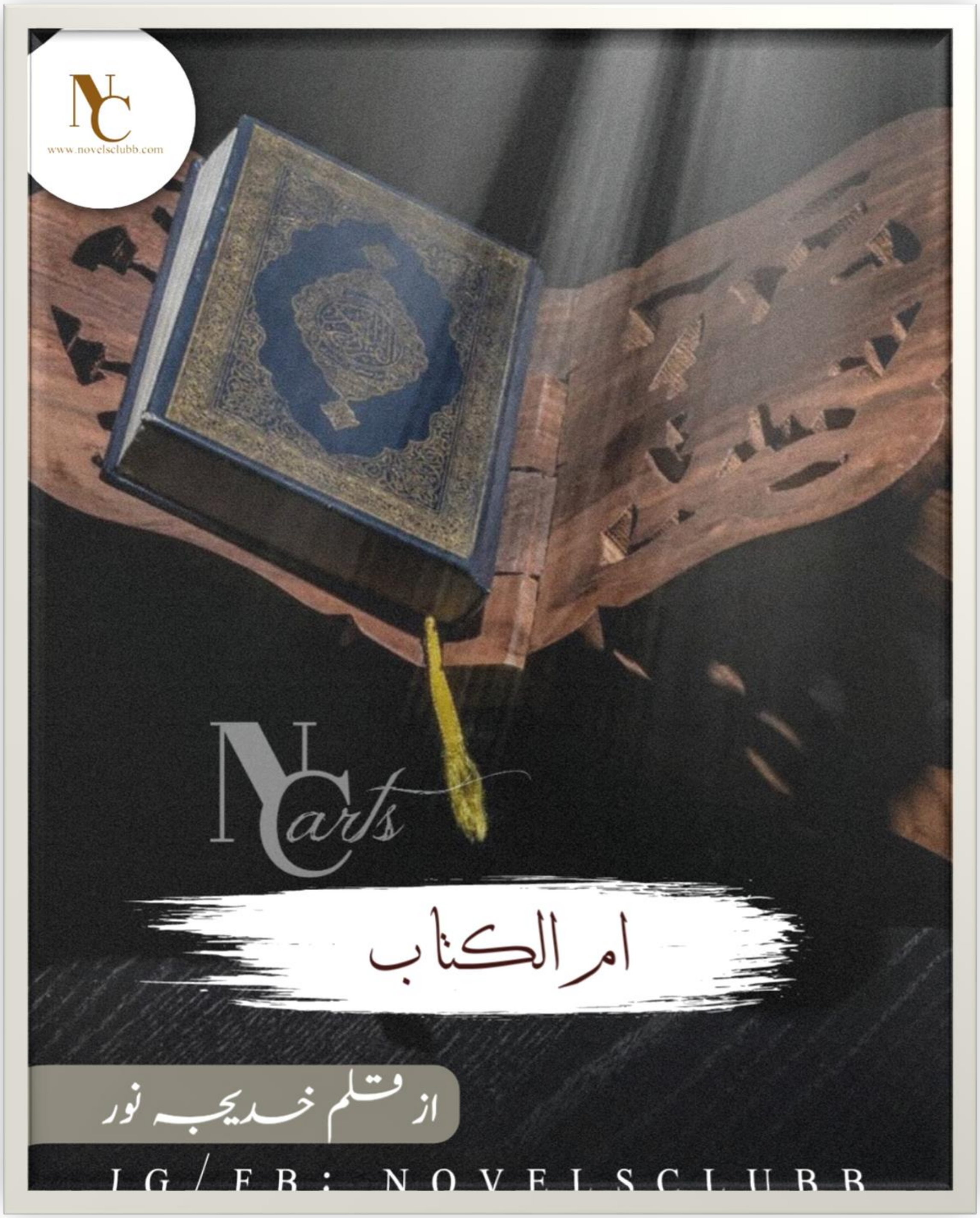
www.novelsclubb.com
arts
ام الکتاب
از قلم خدیجہ نور
IG / FB: NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ام الکتاب

از قلم

خدیجہ نور

www.novelsclubb.com

سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ہوئے وہ قدرے وجیہہ دکھائی دے رہا تھا۔ کئی لڑکیوں کی ستائش بھری نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔ مگر اس کی نظروں کا ارتکاز سنہرے حجاب والی لڑکی کا چہرہ تھا جس کو وہ چند لمحوں سے زیادہ دیکھ نہیں پاتا تھا۔

نازو!۔۔۔کیسی ہو یار ا۔۔۔بہت دنوں بعد دیکھا ہے تمہیں یہاں پر میں نے "۔۔۔خنساء نازنین سے گلے ملتے ہوئے بولی۔"ٹھیک ہوں میں۔۔۔اتنے دن ہو گئے ہیں بس گھر سے ہی نہیں نکلی"۔۔۔نازنین نے مسکرا کر جواب دیا۔

یار میں تو ہر بار ہی تمہاری فین ہو جاتی ہوں"۔۔۔خنساء پر جوش انداز میں بولی۔"

"This golden hijab sounds beautiful! And you are looking like a princess!"۔۔۔خنساء کے اس طرح کہنے پر نازنین جھینپ گئی۔ جبھی خود پر کسی کی نظریں محسوس کر کے نظریں

گھمائیں تو سامنے ہی اسامہ متبسم چہرہ لئے کھڑا تھا۔۔۔جس پر نازنین سمجھ نا سکی کہ کیا تاثر دے۔۔۔وہ اس کے شوہر کا چھوٹا بھائی تھا اور جب سے ملاقات ہوئی تھی وہ ہمیشہ ایسے ہی اس کو دیکھا کرتا تھا۔

اچھا خنساء میں ذرا ہاجرہ سے مل لوں!۔۔۔تم باقی سب کو دیکھ لو"۔۔۔نازنین اتنا" کہہ کر آگے بڑھ گئی جبکہ اسامہ کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا۔

اپنے نام کر کے ہی رہوں گا میں تمہیں!۔۔۔۔سب کی پیاری نازو"۔۔۔۔اسی" انداز میں مسکراتے ہوئے اسامہ بھی اسٹیج کی جانب بڑھ گیا۔

ایکسکیوزمی!۔۔۔۔مجھے میرے بابا نہیں دکھائی دے رہے ہیں!۔۔۔کیا آپ" میری ہیلپ کریں گی ان کو ڈھونڈنے میں"۔۔۔۔۔ گھنگریالے بال، پھولے ہوئے گلابی گالوں والی پانچ سالہ بچی اپنی سبز آنکھوں میں نمی لئے بولی جس پر خنساء نے رک کر اس کی جانب دیکھا۔تو بے اختیار مسکرا دی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کے بابا یہیں کہیں ہوں گے !۔۔۔آپ پریشان مت ہوں"۔۔۔۔۔خنساء" اس بچی کو تسلی دیتی ہوئی بولی۔

نہیں ناوہ کتنی دیر سے نہیں مل رہے ہیں !۔۔۔دادو اور چاچو بھی پتا نہیں کہاں" گئے ہیں"۔۔۔۔سبز آنکھوں والی بچی لہجے میں ڈھیروں خفگی لئے بولی۔

اچھا !۔۔۔چلو پھر آپ کے بابا، دادو۔۔"۔۔۔ابھی خنساء اتنا ہی بولی تھی کہ " عائشہ بول پڑی۔"چاچو"۔۔۔۔ہاں چاچو کو ڈھونڈیں۔خنساء اس کا ہاتھ تھامے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے بولی۔جبکہ اتنی دیر میں عائشہ اس کی انگلی پکڑے پکڑے خوشی سے چلائی۔

وہ رہے میرے بابا!۔۔۔"۔۔۔عائشہ کے بولنے پر خنساء نے نظریں گھومائیں تو" رحمان کی جانب نگاہ پہنچی تو حیران رہ گئی۔سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس، بال جیل سے سیٹ کیئے وہ فون کان سے ہٹاتا انہی کی جانب بڑھ رہا تھا۔عائشہ بھاگ کر اس کے پاس جاکر اس سے لپٹ گئی جبکہ خنساء ابھی بھی ششدر کھڑی تھی۔

بابا آپ کہاں چلے گئے تھے !۔۔۔میں پریشان ہو گئی تھی"۔۔۔۔عائشہ بھیگے لہجے" میں بولی جس پر رحمان مسکرا دیا۔

بیٹا میں تو بس ایک فون کال اٹینڈ کرنے گیا تھا !۔۔۔آپ کی دادو کہاں پر" ہیں"۔۔۔رحمان ارد گرد نگاہ دوڑاتا ہوا بولا۔"دادو اپنی کسی فرینڈ کے ساتھ چلی گئیں"۔۔۔۔عائشہ نروٹھے پن سے بولی۔

وہ جو سامنے فیری ہیں !۔۔۔انہوں نے میری ہیلپ کی ہے آپ کو ڈھونڈنے" میں"۔۔۔۔عائشہ خنساء کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی جس پر رحمان نے سامنے نگاہ دوڑائی تو خنساء کو اپنی جانب تکتا پاکر مسکرا دیا اور پھر عائشہ کا ہاتھ تھامے قریب آیا اور بولا۔

تھینکس فیری !۔۔۔میری بیٹی کی ہیلپ کرنے کے لئے !"۔۔۔۔رحمان خنساء" کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا جو اس کے فیری کہنے پر حیران تھی۔

میرا نام خنساء اسحاق خان ہے !۔۔۔فیری نہیں مسٹر وہاٹ ایور !"۔۔۔۔خنساء" طنزیہ لہجے میں بولی۔

بندے کو بھی رحمان علی خان کے نام سے جانتے ہیں سب لوگ !۔۔۔مسٹر" وہاٹ ایور کے نام سے نہیں"۔۔۔اسی کے انداز میں رحمان دوبدو بولا جس پر خنساء لاجواب ہو گئی۔

ویل !۔۔۔آپ نے عائشہ کی ہیلپ کی اور آپ اس کو اچھی لگیں !۔۔۔۔اور جو" اس کو اچھا لگتا ہے اس کو وہ فیری کہتی ہے اسی لئے اس نے ہی میرے سامنے آپ کو فیری کہا تو میں نے بھی کہہ دیا!۔۔۔آئی ہوپ یو ول نیور مائنڈ اٹ"۔۔۔۔رحمان عائشہ کا ہاتھ تھامے مسکراہٹ اچھالتا آگے بڑھ گیا جبکہ خنساء پیر پٹختی آگے بڑھ گئی۔

سیٹ کی تیاری مکمل کی جاچکی تھی۔ہانیہ کا میک اوور مکمل ہوچکا تھااور اب اس کی ہیئر اسٹائلسٹ اس کے بال سیٹ کر رہی تھی۔

آہاں !۔۔۔جو میرا اس مووی میں رول ہے اس میں میرے اوپر یہ انوسینٹ لکس" اچھی نہیں لگیں گی !۔۔۔۔تم ایسا کرو میرے بالوں کو جوڑے میں ٹائی کر دو"۔۔۔۔ہیئر اسٹائلسٹ کو ہدایات دیتی وہ پھر سے اپنے موبائل میں مگن ہوگئی۔

دیکھیں میم اب ٹھیک ہے ؟"۔۔۔۔ہیئر اسٹائلسٹ کام مکمل کرتے ہوئے بولی۔"

بڑی بڑی سیاہ آنکھیں، تیکھے نقوش میک اپ کے باعث مزید ابھر کر سامنے آئے تھے، سیاہ بال جوڑے میں مقید تھے،۔۔۔ہانیہ نے ایک نظر خود کو دیکھا۔۔۔"پرفیکٹ"۔۔۔اور مسکرا کر اسٹائلسٹ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

اوکے میم اب سیٹ پر آجائیں !۔۔۔۔شوٹنگ کا ٹائم ہوچکا ہے"۔۔۔۔اسٹائلسٹ" اس کو اطلاع دیتی ہوئی چلی گئی جبکہ ہانیہ اپنی سیاہ ہائی پیلز کے سنگ اپنی ٹیل میکسی سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

بیک گراؤنڈ کچھ اس طرح سے تھا کہ اس کو سیڑھیوں سے ہو کر مین ہال تک آنا تھا۔سیڑھیوں کے اختتام پر ہیرو ملک شہر یار !۔۔۔جانا پہچانا نام اس کا انتظار کر رہا تھا۔ہانیہ بھی سہج سہج کر قدم اٹھاتی ایک ہاتھ سے اپنی میکسی پکڑے نیچے اتر رہی تھی۔میکسی کے بازؤں اور گلے کا کپڑا نیٹ کا تھا جس میں سے اس کی گوری رنگت دمک رہی تھی۔شہر یار اسکرپٹ کے حساب سے مبہوت انداز میں اس کو دیکھ رہا تھا جب ہانیہ آخری سیڑھی تک پہنچ گئی۔شہر یار سرعت سے آگے بڑھا اور اس کے آگے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی جس پر بنا کسی تردد کے ہانیہ نے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔اب وہ اس کو اپنے ساتھ لئے مین ہال کی جانب بڑھ رہا تھا جہاں پر سب کی پر شوق نظریں ان دونوں کی جانب اٹھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

کٹ "۔۔۔۔اتنے میں ڈائیریکٹر کی آواز گونجی تو لمحوں کا سحر ٹوٹا۔"

اب تم لوگوں کے پاس دس منٹ کا بریک ہے !۔۔۔۔فریش ہو لو"۔۔۔۔سب "کو ہدایات دیتا وہ وہاں سے چلا گیا۔

یو آر لوکنگ گارجیئس لیڈی"۔۔۔۔شہریار ہانیہ کے سراپے پر نظریں دوڑاتا ہوا" بولا۔"آئی نو دیٹ"۔۔۔۔اک ادا سے ہانیہ نے جواب دیا۔

ویسے یقین نہیں ہوتا کہ ایک بچے کی ماں بھی اتنی نازک اندام ہو سکتی" ہے"۔۔۔۔شہریار ابھی تک متاثر تھا جبھی بول اٹھا۔جبکہ اس کی بات سن کر ہانیہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

مسٹر شہریار!۔۔۔۔یہ سب شوق شوق کی باتیں ہوتی ہیں۔۔۔۔سالوں کی محنت" لگتی ہے"۔۔۔۔۔ہانیہ اتنا کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔"ایکسکیوزمی"۔۔۔۔اور میک اپ روم کی جانب بڑھ گئی۔

اس وقت روم خالی تھا اور ہانیہ کے کانوں میں صرف رحمان کی آواز سنائی دے رہی تھی۔"ہانیہ تم جب دور ہوتی ہو تو میرا دل شدت سے تمہیں پکارتا ہے"۔۔۔۔رحمن کی گلوگیر آواز اس کی سماعتوں پر ہتھوڑے برسا رہی تھی۔

کیا اب کوئی رستہ بچا تھا واپس جانے کا! دل نے دہائی دی۔۔۔اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ نہیں ایسا سوچنا بھی مت۔۔!۔

مایوں اور مہندی کے فنکشن مکمل ہو چکے تھے اور آج ہاجرہ کی رخصتی کا دن آن ٹھہرا تھا۔ جس کے باعث ماحول میں سوگواریت چھائی ہوئی تھی۔

"ہماری بچیاں کتنی جلدی بڑی ہو گئی ہیں نا!۔۔۔ایسا لگتا تھا جیسے ابھی کل کی ہی بات ہو۔۔۔جب یہ ننھی پریاں ہمارے آنگن میں اتری تھیں"۔۔۔۔اسحاق صاحب نم لہجے میں بولے جبکہ ان کی بات پر ثمینہ نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"بالکل ٹھیک کہا آپ نے!۔۔۔ابھی کل کی ہی بات لگتی ہے جب اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنا پہلا قدم اٹھایا تھا"۔۔۔۔ثمینہ بھی نم لہجے میں بولیں۔

لیکن اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ہم اپنے فرض سے ادا ہو جائینگے آج کے " دن "۔۔۔۔اسحاق صاحب اب کی بار تشکر آمیز لہجے میں بولے۔

اچھا چلیں جلدی کریں سب مہمان بس پہنچنے ہی والے ہوں گے ہال" میں !۔۔۔میں خنساء کو کال کر کے پوچھ لوں وہ لوگ پہنچ گئی ہیں کہ نہیں" ۔۔۔ثمینہ اپنا مہرون کامدار دوپٹہ سر پر ڈالتے ہوئے بولیں۔جس پر اسحاق صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

جبکہ دوسری جانب ہوٹل کے برائیڈل روم میں سرخ و سنہرے جوڑے میں ملبوس ہاجرہ آج غضب ڈھا رہی تھی۔"آپا آج تو اسماعیل بھائی آپ کو دیکھتے ہی رہ جائیں گے !۔۔۔قسم سے بہت پیاری لگ رہی ہو"۔۔۔۔ہاجرہ جو پہلے ہی سوگوار تھی مزید سوگوار ہو گئی۔

"تمہیں میرے جانے پر ذرا بھی اداسی نہیں ہو رہی ہے!۔۔۔جبکہ مجھے تم سب کو چھوڑ کر جانے پر رونا آرہا ہے"۔۔۔۔ہاجرہ ڈبڈبائے لہجے میں بولی۔جبکہ خنساء نے حیران ہو کر اس کو دیکھا۔

"بس بڑی بہن بولتی ہو خود کو!۔۔۔بڑی بہنوں والا ایک بھی کام نہیں ہے تمہارا بیٹے"۔۔۔۔خنساء بے زار لہجے میں بولی۔

"اور ویسے بھی آپا تم کون سا بہت دور جا رہی ہو!۔۔۔دو گھر دور ہی تو ہے تمہارا سسرال"۔۔۔۔خنساء اب کہ ہاجرہ کی ڈبڈبائی آنکھیں دیکھ کر نرم لہجے میں بولی۔

"پر میری پیاری آپا!۔۔۔میں آپ سے روزانہ ملنے آیا کروں گی!۔۔۔۔فکر مت کرو"۔۔۔۔اچھا اب امی اور بابا آنے والے ہیں اور مہمان بھی!۔۔۔۔ریسیپشن پر مجھے بھی موجود ہونا ہے۔۔۔تم تھوڑی دیر ریسٹ کر و اور ہاں پلیز رونا مت"۔۔۔۔خنساء ایک ساتھ ساری ہدایات دیتے ہوئے بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ریسیپشن پر موجود اسحاق صاحب سب مہمانوں کو ہدایات دے رہے تھے۔ مہمانوں کی آمد بھی شروع ہو چکی تھی جبھی خنساء ثمینہ اور اسحاق کے ہمراہ آنے والوں کا استقبال کر رہے تھے۔

امی کافی مہمان آگئے ہیں !۔۔۔میں ذرا آپا کو دیکھ لوں کچھ چاہیئے تو" نہیں"۔۔۔۔خنساء اپنی سیاہ ساڑھی کا پلو سنبھالتی ہوئی بولی۔

نازک انداز میں وہ ہیل پہنے سہج سہج کر چل رہی تھی۔ جبکہ دوسری جانب رحمان کی فیملی انٹر ہوئی تھی اور غیر ارادی طور پر اس نے خنساء کی کمی کو محسوس کیا تھا۔ مگر اس بات کو زبان پر لانا زیب نہیں دیتا تھا۔ اپنے خیال پر خود ہی سر جھٹک کر مسکرا کر آگے بڑھ گیا۔

جبکہ دوسری جانب اسامہ کی نظریں آج بھی نازنین کے گرد طواف کر رہی تھیں۔

آسمانی رنگ کے لانگ فراک میں وہ کوئی پری ہی تو لگ رہی تھی۔ آسمانی رنگ کے حجاب کے ہالے میں اس کا دمکتا ہوا چہرہ آج بھی اتنا ہی پاکیزہ اور معصوم تھا جتنا کے پہلے تھا۔

ثمرین آپا ساحر نہیں آیا آپ لوگوں کے ساتھ"۔۔۔ یہ سوال پوچھنے والے" اسحاق صاحب تھے جس پر ناز نین کا پورا وجود کان بن گیا۔

نہیں بھائی صاحب!۔۔۔ اس کا باہر کے ملک ایک پراجیکٹ چل رہا ہے۔۔۔ کافی" امپورٹنٹ بزنس ڈیل ہے، تبھی وہ نہیں آیا ہے"۔۔۔۔ ثمرین کے جواب پر ناز نین اداسی سے مسکرادی۔ ایک شخص تھا جو اس کا محرم تھا وہ اس سے کس قدر غافل تھا یہ اندازہ صرف اسی کو تھا۔ غیر ارادی طور پر اس کی نظر سامنے پڑی تو اسامہ کو خود کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا پایا۔ ناز نین ایک ناگوار نظر اس پر ڈالتی آگے بڑھ گئی۔

بھئی مطلب حد ہو گئی!۔۔۔ یہ کیوں ایسے دیکھتا ہے مجھے"۔۔۔۔۔ ناز نین منہ" ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئی۔ جبکہ دوسری جانب خنساء

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

برائیڈل روم سے نکل کر اب ہال کا رخ کر رہی تھی۔اسٹریٹ شدہ بالوں کو اکٹھا کر کے دائیں کندھے پر ڈالے ہوئے،سیاہ ساڑھی کا پلو بائیں کندھے سے ہو کر زمین کو چھو رہا تھا۔اس میں پروئے سیاہ موتی روشنی میں اک الگ نظارہ پیش کرتے تھے۔اسمو کی میک اپ کئے ہوئے،ہونٹوں کو سرخ رنگ میں ڈھالے وہ آج مایوں والی معصوم لڑکی سے اک الگ قیامت لگ رہی تھی۔ سہج سہج کر قدم اٹھاتی اطراف میں نظریں دوڑاتے ہوئے وہ چلتی جا رہی تھی جب وہ کسی آواز پر رکی۔

"ہیلو فیری !۔۔۔کیسی ہیں آپ"۔۔۔عائشہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی جس پر خنساء مسکرادی۔

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک ہوں بیٹے !۔۔۔آپ کیسی ہو"۔۔۔۔خنساء اس کے پھولے ہوئے گال پر پیار کرتے ہوئے بولی۔"میں بھی ٹھیک ہوں !۔۔۔آپ بہت پیاری لگ رہی ہو آج"۔۔۔عائشہ بھی اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے بولی جس پر خنساء

مسکرا دی۔ "تھینک یو بیٹا! آپ ہمیشہ ہی بہت پیاری لگتی ہو"۔۔۔دل سے تعریف کی گئی تھی۔

اچھا چلیں اب میں چلتی ہوں!۔۔۔ پھر ملیں گے"۔۔۔۔عائشہ اتنا کہہ کر واپس" مڑ گئی جبکہ خنساء جو جھکی ہوئی تھی ابھی سیدھی کھڑی ہوئی اور جانے کے لئے مڑی تو اک دم سے رک گئی۔اس کی پشت پر رحمان موجود تھا جو کڑے تیوروں سے اس کو گھور رہا تھا۔خنساء نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

مس خنساء اسحاق خان میری بیٹی سے دور رہیئے!۔۔۔یہی آپ کے اور اس کے" لئے بہتر ہو گا"۔۔۔۔رحمان اتنا کہتا رکا نہیں بلکہ آگے بڑھ گیا۔جبکہ خنساء نا سمجھی سے سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔

رحمان بھی خاموشی سے عائشہ جس سمت گئی تھی اس سمت بڑھ گیا۔

عائشہ بیٹے آپ یہاں کیوں ایسے بیٹھی ہو"۔۔۔اس کے قریب پنجوں کے بل" بیٹھ کر رحمان نے پوچھا۔سبز آنکھوں میں ناراضی تو وہ دیکھ ہی چکا تھا۔

بابا!۔۔۔آپ نے میری فیری کو کیوں ڈانٹا!۔۔۔۔مجھے بالکل اچھا نہیں " لگا!۔۔۔آپ کو نہیں پتا کہ وہ مجھے کتنی اچھی لگتی ہے"۔۔۔۔عائشہ خفگی بھرے لہجے میں بولی تو رحمان حیران رہ گیا۔جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا۔۔۔۔اک اور ہانیہ۔۔۔دل نے صدا دی جس کو رحمان نے سرعت سے رد کر دیا۔

بیٹے وہ آپ کی فیری کیسے ہو سکتی ہیں!۔۔۔وہ کوئی کھلونا نہیں جو آپ کی ہو " جائیں"۔۔۔۔رحمان نرم لہجے میں بولا۔

بابا۔۔۔میں جانتی ہوں یہ سب!۔۔۔مگر آپ نے انہیں ڈانٹا" کیوں"۔۔۔۔۔عائشہ کی سوئی ہنوز وہیں اٹکی تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے وہ اچھی نہیں لگی اس لئے"۔۔۔رحمان اب بجھے لہجے میں بولا تو عائشہ نے سر " اٹھا کر اس کو دیکھا۔

باباتو پھر یعنی آپ ان سے شادی بھی نہیں کریں گے "۔۔۔۔عائشہ ہونق انداز میں بولی جبکہ یہاں رحمان کا دماغ بھک سے اڑا۔ "کیا مطلب ہے اس سب کا عائشہ "۔۔۔۔رحمان نا سمجھی سے بولا۔

"میں نے سوچا تھا مجھے میری فیری مل جائے گی !۔۔۔اور میرے بابا پرنس ہیں تو ان کو انکی پرنسس مل جائے گی"۔۔۔۔عائشہ اداس لہجے میں بولی جیسے ساری امیدیں ٹوٹ گئی ہوں۔ جبکہ رحمان ٹھیک سے سمجھ ہی نہیں پایا کہ وہ کہنا کیا چاہتی ہے۔

"عائشہ آپ ابھی اسی وقت میرے ساتھ گھر چل رہی ہو !۔۔۔سنا آپ نے بیٹا"۔۔۔۔رحمان سنجیدہ لہجے میں بولا جس پر عائشہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور ہاں میں سر ہلا گئی۔

نیم تاریکی میں ڈوبے فلیٹ کا لاونج روشن تھا۔ سنہرے بالوں والی لڑکی چہرے پر ڈھیر سارا میک اپ کئے سامنے موجود وجیہہ مرد کو دیکھ رہی تھی جو کسی مغرور بادشاہ سے کم نا لگتا تھا۔

ساحر !۔۔۔میری جان تم پاکستان واپس جا کر کیا کرو گے بھلا"۔۔۔۔اس کے" قریب آکر بیٹھتے ہوئے وہ دلکش انداز میں بولی جس پر ساحر نے محبت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے گرد بازو حمائل کر دیا۔

اپنی منکوحہ کو رخصت کرواوں گا !۔۔۔اور ایک ہیپی فیملی بن کر رہیں گے ہم" لوگ"۔۔۔۔ساحر اس کے بالوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے بولا جس پر نیلی آنکھوں والی لڑکی نے اس کو اداس نظروں سے دیکھا۔

تم اور میں کیا ہیپی فیملی نہیں بن سکتے ہیں کیا"۔۔۔۔لارا کی اداس آواز میں" حسرت پنہاں تھی۔

!نہیں !۔۔۔کیونکہ تمہارا اور میرا مذہب الگ ہے"

And one thing more! We are just friends

Lara!" ساحر اس کی گردن میں موجود کی چین کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہوا۔۔۔

بولا۔

"بتاؤ تو سہی مجھ میں کیا کمی ہے؟۔۔۔ کیا میں خوبصورت نہیں ہوں یا ایجوکیٹڈ!۔۔۔ رہی بات مذہب کی تو میں وہ بھی تمہاری خاطر بدل لوں گی۔۔۔ تم مجھے اپنانے کی حامی تو بھرو"۔۔۔۔ لارا پر شکوہ نگاہیں ساحر کے چہرے پر ٹکائے بولی۔ جس پر ساحر استہزائیہ انداز میں ہنسا۔

"دیکھو تم سے جو طلب تھی مجھے وہ تم بنا کچھ سوچے سمجھے پوری کرتی رہی ہو!۔۔۔ اس لئے سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ تم نے خود کو میرے سامنے بے مول کر دیا ہے۔۔۔ اب تمہارے ساتھ شادی کی ضرورت نہیں ہے مجھے"۔۔۔ ساحر رسانیت بھرے لہجے میں بولتا لارا پر جھکا تو لارا نے ایک جھٹکے سے اس کو دور کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں نے اپنا سب کچھ تمہیں دے کر خود کو تمہاری نظر میں بے مول کیا ہے نا مگر" اب مزید اور نہیں !۔۔۔ ساحر علی خان میں نے وہ سب تمہاری محبت میں کیا تھا مگر تم نے اپنی ہوس میں !۔۔۔۔ جاو چاہے جتنی کوشش کر لو اگر گھر میں نہیں بسا سکتی ہوں تو خوش تم بھی نہیں رہو گے "۔۔۔۔لارا کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔"اگر ایک ہیپی فیملی میری نہیں بن سکتی نا!۔۔۔ تو تمہاری بھی نہیں بن سکے گی"۔۔۔۔۔ سرد لہجے میں کہتے ہوئے لارا نے اپنا بیگ اٹھایا اور واک آؤٹ کر گئی جبکہ ساحر ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھتا رہا۔

کمرے کا سکوت یونہی قائم تھا جبکہ لارا کے الفاظ کسی خنجر کی طرح اس کی سماعتوں میں پیوست ہو چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

ریسٹورنٹ کا ماحول باہر کے مقابلے میں خاصا ٹھنڈا تھا۔ائیر کنڈیشنر کی کولنگ ماحول کی خنکی بڑھا رہی تھی۔ چھری کانٹوں کی پلیٹوں سے ٹکرانے کی آوازیں لگاتار

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آرہی تھیں۔دھیمی آواز میں بجتا میوزک ماحول کو سحر زدہ سا بنارہا تھا۔ایسے میں وہ سرخ لباس پہنے بالوں کو کرل کئے ایک طرف کو ڈالے ہوئے بیٹھی تھی۔میک اپ سے نقوش میں ابھار واضح تھا۔

شہریار نے ایک نظر اس کے دلکش سراپے کو دیکھا اور مبہوت سا رہ گیا۔

میں سمجھتا تھا شائد سیٹ پر ہی تم اتنی خوبصورت لگتی ہو!۔۔۔مگر حقیقت میں" مزید دلکش لگتی ہیں آپ مسز ہانیہ عبید"۔۔۔۔شہریار سراہنے والے انداز میں بولا جس پر ہانیہ دلکشی سے مسکا دی۔

اس مقام تک میں اپنی خوبصورتی کے باعث ہی پہنچی ہوں!۔۔۔۔کسی بھی فیوریا" اسکینڈل سے نہیں"۔۔۔۔ہانیہ دونوں ہاتھ باہم ملائے بولی۔جبکہ شہریار نے کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھا۔ماتھے پہ سوچ کی لکیریں واضح تھیں۔

کیا ہوا؟۔۔۔کہاں گم ہو گئے"۔۔۔۔ہانیہ اس کو کھویا ہوا دیکھ کر چٹکی بجا کر بولی۔"

کہیں نہیں سوچ رہا تھا گلیمر انڈسٹری میں آپ کے جیسی قابل اور عزت دار کوئی" اور عورت ہوگی یا نہیں"۔۔۔۔اتنا کہہ کر شہریار نے مار گریٹا کا گلاس اٹھایا اور سپ لے کر واپس رکھ دیا۔

اور حسین بھی"۔۔۔ہانیہ نے یاددہانی کروائی جس پر شہریار بے اختیار مسکرا" دیا۔

اچھا آپ کی اسٹیکس ٹھنڈی ہورہی ہے!۔۔کھانا شروع کریں"۔۔۔شہریار" اس کا دھیان کھانے کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا جس پر ہانیہ نے بھی سر ہلا دیا۔

اسٹیک کا ایک ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے اس کی نظریں شہریار کے وجیہہ چہرے پر ٹکی تھیں۔وہ انڈسٹری کا جانا پہچانا ایکٹر تھا جو کسی بھی لڑکی کی خواہش ہو سکتا تھا مگر ہانیہ کے دل میں اس کی جانب دیکھ کر کوئی احساسات نا جاگتے تھے نجانے ایسا کیا تھا۔

بہت پیار الگ رہا ہوں نا میں !۔۔۔۔ مگر کھانا بھی تو کھائیں "۔۔۔۔ شہریار اس کو" یوں خود کو تکتا پا کر بولا جس پر ہانیہ گڑ بڑا کر اسٹیک کا ٹکڑا کاٹنے لگی۔

ویسے مجھے امید ہے کہ ہماری مووی سپر ہٹ جائے گی"۔۔۔۔ شہریار دوبارہ سے" آکورڈ ہوتی سچویشن کو نارمل کرتا ہوا بولا۔

بالکل !۔۔۔۔ مجھے بھی پوری امید ہے"۔۔۔۔ ہانیہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی" بولی۔

شاہین آج ٹی پنک ٹیل میکسی پہنے بالوں کو کرل کئے ہیوی میک اپ میں اپنی عمر سے کافی کم نظر آ رہی تھیں۔ جبکہ ان کے مقابلے میں ثمرین نے ساڑھی پہن رکھی تھی۔ بالوں کا جوڑا بنائے چہرے پر نیوڈ میک اپ کئے ایک سوبر لک دے رہی تھیں۔

کیسی ہو ثمرین تم ؟۔۔۔کل مایوں اور مہندی پر تو نظر ہی نہیں آئی" تم "۔۔۔۔شاہین گلے ملتے ہوئے بولی۔"میں ادھر ہی تھی بس مہندی پر تو آ نہیں سکے مایوں پر جلدی گھر چلے گئے !۔۔۔ناز نین کہاں پر ہے نظر نہیں آ رہی"۔۔۔۔ ثمرین اطراف میں نگاہیں دوڑاتے ہوئے بولی جس پر ثمرین نے گہری سانس خارج کی۔

وہ سامنے والی جو ٹیبل ہے اس کے پاس موجود کرسی پر بیٹھی ہے"۔۔۔۔۔ ثمرین" کے اشارہ کرنے پر شاہین کی نظروں نے ناز نین تک کا سفر طے کیا اور وہ حق دق سی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا !۔۔۔یہ ناز نین ہے، میں نے پہچانا ہی نہیں"۔۔۔۔ ثمرین اپنی حیرانی کو" چھپائے بولی۔

نازو!۔۔۔بیٹاادھر آو۔۔۔خالہ سے ملو آکر"۔۔۔۔ ثمرین کی آواز نازنین کے ساتھ ساتھ اسامہ کہ سماعتوں سے بھی ٹکرائی تھی اور وہ دونوں ان کی جانب چل دیئے تھے۔

کیسی ہو نازو بیٹا!۔۔۔اور یہ کیا حال بنار کھا ہے تم نے اپنا"۔۔۔۔ ثمرین اس کی" آسمانی رنگ کی میکسی اور حجاب میں مقید چہرے کو تکتی ہوئی بولیں جس پر نازنین نے ان کی جانب ناسمجھی سے دیکھا۔

کیاہوا ہے خالہ میرے حال کو؟۔۔۔۔ٹھیک تو لگ رہی ہوں"۔۔۔۔نازنین" معصومیت سے بولی۔

یہ جو دوپٹہ چہرے کے گرد باندھا ہے ایسے لگتا ہے جیسے میلاد پر آئی" ہوئی!۔۔۔بیٹا شادیوں پر تھوڑی ایسے تیار ہوتے ہیں"۔۔۔۔ ثمرین سرزنش کرنے کے انداز میں بولیں جس پر نازنین نے بوجھل سانس خارج کی۔

خالہ آپ کو میرے تیار ہونے سے مسئلہ ہے یا حجاب سے "۔۔۔۔ناز نین اپنی سیاہ" آنکھوں میں سنجیدگی طاری کرتی ہوئی بولی۔ جبکہ ثمرین نے اک ابرو اچکا کر اس کی جانب دیکھا۔

مجھے تمہارے اس حجاب اور تیار !۔۔۔دونوں سے مسئلہ ہے !۔۔۔کل کو تم" میری بہو بن رہی ہو اور میرے سرکل میں ایسی لڑکی فٹ نہیں آتی ہے جو اتنے پرانے خیالات کی حامل ہو"۔۔۔۔ ثمرین اب کی بار تفصیلی بولی۔ جس پر ناز نین حق دق سی رہ گئی۔

خالہ !"۔۔۔زور دے کر پکارا، آواز حد درجہ دھیمی اور سرد تھی۔"اگر آپ کے" سرکل میں مجھ جیسی بہو فٹ نہیں آتی نا!۔۔۔تو آپ جیسے لوگ میرے سرکل میں فٹ نہیں آتے "۔۔۔۔ناز نین اتنا کہتی رکی نہیں بلکہ واپس اپنی نشست کی جانب چل دی جبکہ ثمرین اور شاہین دونوں انگشت بدنداں اس کی پشت پر لہراتے حجاب کو دیکھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ کر گئی ہے نازو!۔۔۔ شاہین یہ اتنی زبان دراز کب سے ہو گئی" بولو"۔۔۔۔ ثمرین اپنی چھوٹی بہن پر دھاڑنے کے سے انداز میں بولی۔ جبکہ اسامہ یہ سارا ماجرہ دیکھتے ہوئے متاثر ہوئے بغیر رہ نا سکا۔

امپریسو!۔۔۔۔ بہت خوب ناز نین۔۔۔ اسی لئے پسند آئی تھی تم مجھے پہلی نظر" میں"۔۔۔۔ اسامہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔ جبکہ ثمرین غصے میں سیخ پا ہو رہی تھی اور شاہین ان کو پر سکون کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔

مام!۔۔۔ یار کول ڈاؤن!۔۔۔ آپ کی کمفرٹ زون آپ کا فیشن ہے، ناز نین کی" کمفرٹ زون اس کا پردہ ہے"۔۔۔۔ اس بات کو اتنا سیریس ایشو کیوں بنا رہی ہیں آپ"۔۔۔۔۔ اسامہ ان کے قریب آتا دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا جن کو ثمرین نے غصے سے جھٹک دیا۔

تم خاموش رہو!۔۔۔ یہ گھر کی عورتوں کے معملات ہیں تم مت پڑو اس سب" میں"۔۔۔۔ ثمرین تنبیہی انداز میں بولی جبکہ اسامہ حیران رہ گیا۔ کہ اگر یہ گھر

عورتوں کے معملات تھے تو یہاں پر اس طرح سب کے بیچ میں کیوں ڈسکس ہو رہے تھے۔ جبکہ دور ٹیبل پر بیٹھے ناز نین کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی گود میں موجود ہتھیلی پر گرا تھا۔ جس کو اس نے سرعت سے مٹھی میں بند کر لیا تھا مبادا کہیں کھو نا جائے۔ اور یہ وہ آنسو تھا جو اس کے لئے آب حیات سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ خشیت الٰہی کا آنسو جو مچھر کے پر کے برابر بھی ہو تو نایاب ہوتا ہے۔ آپ کے سارے گناہوں کو دھو دیتا ہے اور آپ کا نامہ اعمال کورے کاغذ کی طرح کر دیتا ہے۔ اور جو آنسو اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے گرے اس کا اجر تو پھر اللہ کے پاس ہے۔

www.novelsclubb.com

وسیع و عریض بنگلے کو بوگن ویلیا کے پھولوں نے اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔

بنگلے کے وسط میں موجود لاؤنج سے ملحقہ ڈرائنگ روم میں دو نفوس آپس میں بیٹھے محو گفتگو تھے۔ قریب جانے پر ان کی آوازیں سنائی دینا شروع ہوتی تھیں۔ ان میں

سے ایک چہرہ خاصہ جانا پہچانا سا محسوس ہوتا ہے جو چند لمحوں پہلے ریسٹورنٹ میں
ہانیہ عبید کے ساتھ ڈنر ڈیٹ پر تھا۔

ملک شہریار علی !۔۔۔دو سال سے زائد ہو گئے ہیں تمہیں اس لڑکی کے ساتھ" کام کرتے ہوئے اور ابھی تک کوئی اچھی خبر سننے کو نہیں ملی تم
سے "۔۔۔۔پینتالیس سالہ سوٹڈ بوٹڈ شخص لہجے میں خفگی سموئے بولا۔

چچا جان میری دو سال کی انتھک محنت اپنے جوبن پر ہے !۔۔۔براہ مہربانی اپنی جلد" بازی میں اس کو خراب مت کر دیجیئے گا"۔۔۔شہریار بھی انہی کے لہجے میں خفگی
سے بولا۔ جس پر ملک حنان علی نے اس کی جانب تیکھی نگاہوں سے دیکھا۔

بھروسہ تو تم اس کا جیت نہیں سکے !۔۔محبت کے جال میں کیا خاک پھنسے گی"
وہ"۔۔۔۔حنان اب کہ لہجے کو طنزیہ بناتے ہوئے بولے جبکہ شہریار پر سکون
انداز میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے سگار سلگا کر منہ میں دبا گیا تھا۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں ؟۔۔۔۔جواب دینا پسند کرو گے کیا تم "۔۔۔۔حنان " اب کہ بلند آواز میں بولے جس پر شہر یار نے سگار منہ سے نکال کر لمبا کش بھرا اور بولنے کے لئے لب کھولے۔

" چچا جان !۔۔۔دنیا میں تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں "۔۔۔۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر سے بولنا شروع کیا۔ "نمبر ایک پر وہ جو زور زبردستی سے قائل ہوتے ہیں !۔۔۔ نمبر دو پیسے سے !۔۔۔ نمبر تین پیار سے "۔۔۔۔ کسی ماہر استاد کی طرح وہ فہرست بتانا شروع ہو گیا۔

" مگر ہانیہ عبید جیسے لوگ !۔۔۔ان تینوں کی فہرست سے باہر ہیں اور وہ ان لوگوں میں شامل ہے جنہیں سراب دکھا کر قائل کیا جاتا ہے ا۔۔۔۔دھوکہ دے کر "۔۔۔۔اتنا کہہ کر شہر یار نے ایک مرتبہ پھر سے لمبا کش بھرا۔

اور اب کی بار ہانیہ عبید سراب کے بے حد قریب ہے !۔۔۔آپ کا بدلہ بہت جلد" پورا ہونے والا ہے۔۔ فکر مت کریں"۔۔۔۔۔شہریار پر سکون انداز میں بولا تو حنان نے بھی مزید بحث کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

آہستین کو کہنیوں تک فولڈ کیئے،ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے،ایک ہاتھ میں سگار پکڑے وہ سرخ آنکھیں لئے کھڑکی سے باہر منظر کو دیکھ رہا تھا۔

رحمان تم یہاں اس وقت ایسے کیوں بیٹھے ہو ؟۔۔۔بارات والے دن بھی تم ایسے" ہی نکل آئے عائشہ کو لے کر اور اب دو دن بعد گھر واپس آئے ہو"۔۔۔۔ثمرین غصے سے بولیں جس پر رحمان پر کوئی خاصا اثر نا ہوا۔ مگر اس کے ہاتھ میں موجود سگار دیکھ کر وہ ٹھٹکیں۔ایسا وہ تب ہی کرتا تھا جب شدید ڈپریسڈ ہوتا تھا۔ مگر یوں اچانک یہ سب کیسے ؟۔

رحمان۔۔ت۔۔تم نے یہ سب پھر سے شروع کر دیا"۔۔۔۔ثمرین کے لہجے " میں بے یقینی سی در آئی۔

میں نے اس کو ترک کب کیا تھا!"۔۔۔۔رحمان دھواں فضاء میں چھوڑتا ہوا" بولا۔"ہاں جانتی ہوں !۔۔۔مگر وہ سب صرف گھر سے باہر ہوتا تھا!۔۔گھر میں یہ سب کیوں کر رہے ہو تم"۔۔۔۔ثمرین نا گوارے سے بولیں۔جس پر رحمان طنزیہ مسکرایہ۔"یہ میرا بھی گھر ہے !۔۔۔جو چاہوں یہاں کر سکتا ہوں !۔۔۔اور میں کوئی پانچ سال کا بچہ نہیں ہوں جس کو آپ ڈکٹیٹ کریں"۔۔۔رحمان بھی دوبدو بولا جس پر ثمرین کے ماتھے پر بل پڑے۔

www.novelsclubb.com

ایک مصیبت کم ہے کیا اب جو تم بھی وارد ہو گئے ہو"۔۔۔۔ثمرین غصے سے کہتی" کمرے سے باہر چلی گئیں۔جبکہ رحمان سگار کے دھویں میں کہیں کھو گیا تھا۔دور یادوں کے سات سمندر پار ساحل کنارے،ڈھلتا سورج،نرم سی ٹھنڈی سی چلتی ہوا۔

ہانیہ اور وہ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ہوئے چہ مگوئیاں کرتے ہوئے چل رہے تھے۔

"ویسے اگر تمہارے ڈیڈ نا مانتے تو ہم دونوں یہاں یوں ایک دوسرے کے ساتھ گھوم پھر نا رہے ہوتے"۔۔۔رحمان ہانیہ کے دلکش سراپے کو نظروں میں سموتا ہوا بولا۔ ہوا کے دوش پر لہراتے بال جو کبھی چہرے پر آتے تو کبھی گردن سے چپک جاتے۔

"بابا کو تو ماننا ہی تھا آخر کو ان کی اکلوتی اولاد ہوں !۔۔۔اور پھر یہاں نیویارک میں وہ نا بھی مانتے تو مجھے خاص فرق نا پڑتا"۔۔۔ہانیہ لاپرواہی سے بولی۔ "جب میری زندگی کے ہر فیصلے میں انہوں نے مجھے خود مختار اور آزاد بنایا ہے تو اتنے بڑے فیصلے میں وہ کیوں کر حائل ہوتے !۔۔۔ان شورٹ ان کے پاس اور کوئی چارہ ہی نا تھا"۔۔۔ہانیہ اتنا کہہ کر خود ہی کھلکھلا کر ہنس دی جس پر رحمان مسکرائے بنا رہ نا سکا۔ "بس تمہاری اس خود مختاری کا ہی اسیر ہو گیا ہوں !۔۔۔"رحمان مسکراتے

ہوئے بولا۔۔ جس پر ہانیہ نے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔" مگر تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھ سے نظر ملتے ہی میری محبت کے اسیر ہو گئے تھے"۔۔۔ہانیہ سوچنے والے انداز میں معصومیت سے بولی جس پر رحمان بے اختیار مسکرا دیا۔

محبت تو پہلے ہوئی تھی !۔۔۔اب تمہاری عادتوں سے باتوں سے اور اعتماد سے" متاثر ہوں میں"۔۔۔۔رحمان مسکراتے ہوئے بولا۔

اچھا !۔۔۔تو پھر مجھے میری ایکٹنگ کا پہلا پراجیکٹ ملا ہے !۔۔۔اس کے سلسلے" میں ایک پارٹی ہے آج شام چھوٹی سی !۔۔۔۔میری دوست نے رکھی اس میں ہم دونوں چلیں گے"۔۔۔۔ہانیہ پرجوش ہوتی ہوئی بولی جبکہ رحمان کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔

ان کی شادی کے چھ ماہ میں بہت سے ایسے کام تھے جو ہانیہ اس کو بغیر بتائے کر لیتی تھی !۔۔۔وہ خود بھی کوئی خاصی توجہ نا دیتا تھا مگر ایکٹنگ !۔۔ نجانے کیوں اس نام سے اس کو نفرت تھی۔

www.novelsclubb.com

تم نے مجھے بتایا نہیں کہ تم پراجیکٹ ڈن کر رہی ہو"۔۔۔رحمان سنجیدہ لہجے میں" بولا۔"اوہ ہو!۔۔۔۔اب ٹیپیکل پاکستانی مین مت بنو!۔۔۔یو آر ان نیو یارک اینڈ ہیئر وی آر انڈ۔پیپنڈنٹ ٹو ڈو اپنی تھنگ"۔۔۔۔ہانیہ چہرے پر آئے بالوں کو ہاتھ کی مدد سے پیچھے کرتے ہوئے بولی جس پر رحمان سر جھٹک کر رہ گیا۔

منظر بدلا اور پھر اپنی تلخی سمیت اس کی یادوں کے دریچوں میں سرائیت کر گیا۔

ہانیہ کیا تم واقع میں نہیں چاہتی ہو میرے ساتھ رہنا"۔۔۔۔رحمان تھکے ہوئے" لہجے میں بولا جبکہ ہانیہ جو صوفے پر بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ رکھے جھلا رہی تھی یکدم سیدھی ہوئی۔

کوریکشن مسٹر رحمان علی خان!۔۔۔۔میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں مگر" تمہاری اس روایتی سوچ کے ساتھ نہیں"۔۔۔ہانیہ پھنکاری جب کہ رحمان نے سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا۔

تم ایکٹنگ کے لئے ہماری اولاد کو بھی ختم کردو گی"۔۔۔۔رحمان خوف بھری آواز میں بولا جس پر ہانیہ نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا۔

میرے رستے کی ہر رکاوٹ کو میں ختم کرنا جانتی ہوں!۔۔۔اور میں نہیں چاہتی کہ جس شخص سے میں محبت کرتی ہوں وہ میرے خوابوں کی راہ میں وہ شخص آئے جس سے مجھے بے پناہ محبت ہے!۔۔۔اسی لئے میں چاہتی ہوں کہ ہم لوگ اچھے سے سب کچھ ختم کر کے موو آن کریں!"۔۔۔ہانیہ حد درجہ سفاک لہجے میں اسٹل آنکھیں لئے بولی۔

ٹھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہے"۔۔۔۔رحمان جو کب سے دیوار پر ٹنگی پھولوں کی پینٹنگ کو تک رہا تھا اس پر ہنوز نظریں مرکوز کئے بولا۔

لمبے سفید پر سکون ستونوں والی عمارت آج بھی اتنی تمکنت لئے مکمل شان سے کھڑی تھی جتنی کہ وہ اول روز سے تھی۔ وہ اداس لڑکی ستون سے ٹیک لگائے گود میں کتابیں دھرے بیٹھی تھی۔

"نازنین !۔۔۔تم ٹھیک تو ہو نا"۔۔۔زہرہ اس کو دو دن بعد یوں اترے ہوئے چہرے کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔ تبھی پوچھے بنا رہ نا سکی۔"ہاں !۔۔۔شائد ٹھیک ہوں"۔۔۔۔نازنین غائب دماغی سے بولی۔

"میں جانتی ہوں پھر تمہاری ساس نے یا اماں نے طعنہ دیا ہو گا تمہیں حجاب پر"۔۔۔زہرہ متنفر لہجے میں بولی جس پر نازنین پھیکی ہنسی ہنس دی۔

"یہ تو عام سی بات ہے !۔۔۔۔اس بار میں نے انہیں جواب دے دیا کیونکہ مجھ سے برداشت نہیں ہوا"۔۔۔۔نازنین اداس لہجے میں بولی۔

"یہ تو اور اچھی بات ہے نا!۔۔۔ان کو بھی پتا ہونا چاہیئے کہ سامنے والا سن سکتا ہے تو بول بھی سکتا ہے"۔۔۔۔زہرہ پر جوش لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

ویسے میم آئمہ تمہیں بلا رہی ہیں!۔۔۔ان کو تم سے کوئی کام تھا"۔۔۔زہرہ یاد" آنے پر نازنین کو بتانے لگی جس پر اس نے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھا۔

میم آئمہ ؟۔۔۔ان کو مجھ سے کیا کام ہے بھلا؟"۔۔۔نازنین تحیر سے بولی۔"

مجھے کیا خبر!۔۔۔تم خود جا کر معلوم کیوں نہیں کر لیتی ہو"۔۔۔زہرہ انجان بنتی" بولی جس پر نازنین سر جھٹک کر میم آئمہ کے آفس کی جانب بڑھ گئی۔چند لمحوں میں وہ میم آئمہ کے آفس کے باہر کھڑی تھی۔دستک دے کر اجازت طلب کی اور اندر بڑھ گئی۔

السلام علیکم!۔۔میم۔۔۔آپ نے بلایا تھا مجھے"۔۔۔کھڑے کھڑے سلام کیا" اور الفاظ توڑ توڑ کر ادا کیئے۔

جی بالکل!۔۔۔بیٹھ جائیں نازنین۔۔۔آپ سے کچھ بات کرنی تھی"۔۔۔۔میم" آئمہ نرم لہجے میں بولیں جس پر نازنین نے متذبذب انداز میں ان کی جانب دیکھا۔

میم !۔۔۔میں یوں کیسے آپ کے برابر میں بیٹھ سکتی ہوں !۔۔۔استاد کا احترام" ہوتا ہے کہ اس کے برابر میں نا بیٹھا جائے"۔۔۔۔نازنین دھیمی آواز میں منمنائی جس پر آئمہ کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔

اور مسلمان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی کے احترام میں کھڑا نا ہوا" جائے"۔۔۔میم آئمہ حلیم لہجے میں بولیں تو نازنین کے سارے اعتراضات دم توڑ گئے اور وہ ان کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

آپ پچھلے دو دنوں سے چھٹی پر تھیں !۔۔۔پہلے تو یہ نوٹس لیں !۔۔۔ان کی" اسائنمنٹ اسمبٹ کروانی ہے !۔۔کل لاسٹ ڈیٹ ہے مگر آپ کو پرسوں تک کا وقت دے رہی ہوں میں"۔۔۔آئمہ فائل نازنین کے سامنے رکھتی ہوئی بولی۔

اوکے میم !۔۔۔میں انشااللہ کل ہی اسمبٹ کروا دوں گی"۔۔۔نازنین کھڑی" ہوتی ہوئی بولی۔

مس ناز نین !۔۔۔بیٹھ جائیں ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی"۔۔۔۔آئمہ میم" نرم لہجے میں بولیں جس پر ناز نین خفیف سی ہو کر رہ گئی۔

آپ یہاں اس ادارے الفرقان میں اپنی مرضی سے آئی ہیں یا بھیجی گئی" ہیں"۔۔۔۔آئمہ میم سوالیہ انداز میں بولیں جس پر ناز نین نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔ گویا وہ کچھ پرکھنا چاہ رہی تھیں !۔۔۔کیا اس بات کا اندازہ ابھی تک نا ہو سکا تھا۔

سر سبز میدان حد نگاہ تک پھیلا ہوا تھا۔پریوں کے لباس والے گھیر دار فراک میں وہ کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی۔ سیاہ بال پشت پر ہوا کے دوش پر لہرا رہے تھے۔ارد گرد پرندوں کی چہچہاہٹ فضا میں دلکش طلاطم پیدا کر رہی تھی۔ایسے میں اس کی نظر اک سرخ رنگ کے گلاب پر پڑی۔ تن تنہا سارے سبزے میں موجود وہ گلاب اس کو اپنی جانب مائل کر رہا تھا۔خود بخود اس کے قدم گلاب کی جانب بڑھنے لگے

تھے۔آسمان پر کالی گھٹائیں چھانی شروع ہو چکی تھیں۔ بارش کی ننھی بوندیں اس پر گرنے لگیں مگر وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں ارد گرد سے بے نیاز گلاب کی جانب بڑھ رہی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے پانی کی بارش خون کی بارش میں بدل گئی۔ سرخ گلاب آنکھوں سے دور ہوتا ہوا غائب ہو گیا۔اچانک سے یہ سب ہونے پر وہ بوکھلا گئی اور ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو کوئی راہ نظر نا آئی۔اچانک سے اس کی گردن پر کسی نے شکنجہ کسا۔ گرفت ایسے تھی گویا گرم لوہا۔خود کو چھڑانے کی ناکام سعی کرنے لگی۔ برداشت سے باہر ہونے کے باعث اس کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ برآمد ہوئی۔ تبھی وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔اپنے اطراف میں نگاہ دوڑائی۔ تو پر سکون ہوئی۔

"شکر ہے کہ یہ بس ایک خواب تھا!۔۔۔ مگر آج خواب کی نوعیت پہلے والے خوابوں سے الگ تھی"۔۔۔۔ حواس بحال ہونے پر ہانیہ نے دماغ پر زور دیا۔ یہ

www.novelsclubb.com

سراب زدہ خواب آخر کار اس کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہے تھے اس نے تلخی سے سوچا۔اور بیڈ سے نیچے اتری اور بنا جوتے کے کمرے میں ارد گرد ٹہلنے لگی۔

بابا کی بات اگر مان لیتی تو شائد آج میرے ساتھ یہ سب نا ہوتا"۔۔۔۔ایک کمزور" سی آواز سماعت میں ابھری۔رتی بھر ضمیر کی سرزنش۔

مگر جو قسمت کا لکھا ہے اس کو کون مٹا سکتا ہے !۔۔۔۔۔جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی" رہے گا"۔۔۔۔۔ہانیہ اپنی ہی سوچوں میں کھوئی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

جبکہ کمرے میں موجود فرش پر چند خون کے چھینٹے آگرے جو دیکھتے ہی دیکھتے ایک بھیانک ہیولے کی شکل اختیار کر گئے۔

ثمرین آرام صوفے پر بیٹھیں اپنا موبائل ہاتھ میں پکڑے ویڈیو کال پر ساحر کے ساتھ محو گفتگو تھیں۔

www.novelsclubb.com

بس بیٹا کیا بتاؤں !۔۔۔یہ لڑکی ناز نین تو باغی ہو گئی ہے ایک نہیں سنتی ہے میری" "۔۔۔۔ ثمرین متاسف لہجے میں شکوہ کرنے لگی جس پر ساحر معنی خیز سا مسکرا دیا۔

میری پیاری امی جان اب کیا کر دیا نازو نے جو آپ اس بیچاری سے یوں خفا" ہیں"۔۔۔۔ساحر مسکراتے ہوئے بولا۔ جس پر ثمرین نے اس کو گھوری سے نوازا۔

بیچاری نہیں ہے بیٹا جی وہ بالکل !۔۔۔اس کو ہلکے میں مت لینا تم"۔۔۔۔ ثمرین" ایک ہاتھ کان تک لے جاتے ہوئے بولیں جس پر ساحر کا قہقہہ بلند ہوا۔

اچھا یہ تو بتائیں کہ اس نے کیا کیا ہے !۔۔۔مجھے تجسس ہو رہا ہے"۔۔۔ساحر ان" کو ناراض دیکھ کر بولا جس پر ثمرین ایک بار پھر شروع ہو چکی تھیں۔"میں نے اس کو حجاب کرنے سے منع کیا پر اس نے میری ایک نا سنی !۔۔۔میں نے کہا کہ اس طرح میرے سر کل میں تم فٹ نہیں آتی تو آگے سے وہ الٹا مجھے کہتی کہ میں اس کے سر کل میں فٹ نہیں آتی ہوں"۔۔۔۔ ثمرین ناراضی سے بولیں جب کہ

حجاب لینے والی بات پر ساحر کو خوشگوار حیرت نے آن گھیرا۔ایک مشرقی لڑکی جو شرم وحیا کا پیکر ہے وہ اس کی منکوحہ ہے !۔۔۔ مگر وہ خود کیا ہے۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اس کو جھر جھری آتی تھی۔

"تو امی آپ اس کو پیار سے سمجھاتیں نا!۔۔۔وہ مان بھی جاتی آپ بھی غصہ کرنے لگ جاتی ہیں !۔۔ جانتی تو ہیں وہ بچپن سے ضدی ہے"۔۔۔ساحر ان کو سمجھانے والے انداز میں بولا جس پر ثمرین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ تم واپس کب آرہے ہو !۔۔۔میں بس اب جلد از جلد تمہاری شادی کرنا چاہتی ہوں !۔۔رحمان تو ہانیہ کا روگ دل سے لگائے بیٹھا ہے اب تم ہی میری امید ہو !۔۔۔اسامہ تو ویسے ہی لاابالی میں رہتا ہے"۔۔۔۔ ثمرین خفگی بھرے لہجے میں بولیں۔

"انشاءاللہ میں دو ہفتوں میں واپس آجاؤں گا !۔۔۔۔آپ شادی کی تیاریاں شروع کردیں"۔۔۔۔ساحر خوشگوار انداز میں بولا جب کہ اپنے بیٹے کو خوش دیکھ کر

ثمرین بھی خوش ہو گئیں۔ تبھی ڈور بیل بجی تو ساحر نے خدا حافظ کہتے ہوئے فون کٹ کیا اور دروازہ کھولنے گیا۔ بیل لگاتار بج رہی تھی۔ دروازہ کھولنے پر سامنے لارا کو موجود پا کر وہ ٹھٹکا۔ سوجھی ہوئی متورم آنکھیں، لال ہوتی ناک اور بکھرا سراپا!۔۔۔سب اس کی گراں حالت کے گواہ تھے۔ جبکہ اس کے ہاتھ میں موجود رپورٹ فائل دیکھ ساحر ٹھٹکا۔

جبکہ سفید ستونوں والی عمارت میں واپس آیا جائے تو نازنین آئمہ میم کے سامنے ہنوز ویسے ہی بیٹھی تھی۔

"میں یہاں پر اپنی مرضی سے آئی ہوں !۔۔۔میرے گھر والوں نے آج تک کسی کام میں بھی مجھ پر کسی بھی قسم کی زبردستی نہیں کی مگر اب نجانے کیوں وہ میرے دشمن بن گئے ہیں"۔۔۔۔نازنین متاسف لہجے میں بولی جس پر آئمہ میم مسکرا دیں۔

ناز نین بیٹے ابھی آپ بہت کم عمر ہو !۔۔۔زندگی میں کئی اتار چڑھاو آنے ہیں اور "ان کے ساتھ آپ کو عقل مندانہ انداز میں ڈیل کرنا ہے۔اور اس بات کو ثابت کرنا ہے قرآن کو تھامنے والے کبھی پسپا نہیں ہوتے "۔۔۔۔بردبار اور حلیم لہجہ سیدھا دل میں گھر کرتا تھا۔

مگر جب اتار چڑھاو اپنے سب سے قریبی لوگوں کے باعث آئیں تب ہم کہاں " جائیں "۔۔۔۔ناز نین آزردگی سے بولی۔ جس پر آئمہ نرمی سے مسکرادی۔

بیٹے کیا آپ نے انبیاء کی زندگی میں ہونے والے واقعات کے متعلق نہیں " پڑھا؟۔۔۔جب ان کو نبوت دی گئی یا انہوں نے دعوت دین دی تو سب سے پہلے اپنے گھر والے ہی ان کے دشمن بن گئے !۔۔۔قبیلے والوں نے ان کا جینا دوبھر کر دیا!۔۔۔آپ اور میں تو پھر عام سے انسان ہیں "۔۔۔۔آئمہ اسی نرم انداز میں بول رہی تھی جبکہ ناز نین اب ٹرانس کی سی کیفیت میں اس کو سن رہی تھی۔

میم اس وقت میرا سب سے بڑا مسئلہ میرا حجاب ہے !۔۔۔۔مجھے بتائیے میں "حجاب میں بہتر طریقے سے خود کو کیسے ڈیفنڈ کروں "۔۔۔ناز نین بوجھل لہجے میں بولی جس پر آئمہ کی بھی آنکھیں بھر آئیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا اعلان کیا تھا اور اللہ کے احکامات بتائے" تھے تو وہ لوگ بالکل انجان تھے اسلام سے !۔۔۔مگر یہاں تو یہ لوگ جانتے بوجھتے یہ سب کر رہے ہیں "۔۔۔۔ناز نین یاسیت سے بولی۔جبکہ اس کی بات پر چند لمحوں کو آئمہ بھی خاموش ہو گئیں۔سوال جو بہت بھاری تھا۔ایک کافر سے زیادہ ایک مسلمان کو دین سمجھانا زیادہ کٹھن ہوتا ہے اس کی وجہ سب اچھے سے جانتے ہیں۔

دیکھو ناز نین !۔۔۔کچھ لوگ کے متعلق اللہ نے کہا ہے کہ یہ واضح نشانیاں" ہونے کے باوجود ایمان نہیں لاتے !اور یہی لوگ خسارے میں رہنے والے ہیں "۔۔۔۔آئمہ میم اتنا کہہ کر خاموس ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

اور جب آپ دین اسلام میں آتے ہو تو صرف منہ سے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ "

کہہ دینا کافی نہیں ہوتا ہے، اپنے دل اور اعمال سے اس کا ثبوت دینا بھی ضروری ہوتا

ہے "۔۔۔۔آئمہ میم نرم لہجے میں بول رہی تھیں۔

رہی بات آپ کے حجاب کی تو یہ آپ کی شناخت ہے ! اور ایک عقل مند انسان "

اپنی شناخت کو روایات کی بھیڑ میں کبھی گم نہیں کرتا ہے !۔۔۔۔آپ نے ثابت

قدم رہنا ہے "۔۔۔۔آئمہ میم اتنا کہہ کر خاموش ہو گئیں۔

اور اگر میں لڑکھڑا گئی تو "۔۔۔۔خوف میں گھری آواز ابھری۔ "

تو سب کو تھامنے والے سے مدد مانگ لینا بیٹا ! وہ کبھی بھی ناامید نہیں کرے گا "

آپ کو "۔۔۔۔آئمہ میم اتنا کہہ کر اس کے جواب کی منتظر تھیں جبکہ اب ہر سوال

اور جواب بے معنی ہوتا۔جب مانگنا ہی تمام عالم کے رب سے ہے تو ڈرنا کیوں۔

اوکے میم ! بہت شکریہ آپ کا۔۔۔اب میں چلتی ہوں "۔۔۔۔اتنا کہہ کر وہ فائل "

اٹھاتی چل دی۔

لیپ ٹاپ کی چمکتی اسکرین پر چند ڈاکومینٹس لوڈ ہو رہے تھے۔رحمن ارد گرد سے بے خبر اسکرین کو دیکھ رہا تھا۔ جبھی عائشہ ننھے ننھے قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی اور گود میں بیٹھ گئی۔

کیا ہوا میری گڑیا! آج آپ اسکول نہیں گئی"۔۔۔رحمان یوں صبح کے وقت" عائشہ کو گھر پر دیکھ کر حیران ہوا جبھی استفسار کیا۔

نو ڈیڈ!۔۔۔اسکول سے ایک ویک کی ویکیشنز ہیں!۔۔۔کیونکہ نیکسٹ ویک" سے میرے ایگزامز اسٹارٹ ہو رہے ہیں"۔۔۔عائشہ عام سے لہجے میں بولی۔

بابا!۔۔۔آپ کیا مجھ سے ناراض ہیں"۔۔۔رحمان کو خاموش پا کر عائشہ نے" سوال داغا جس پر رحمان کو سارا واقعہ یاد آگیا اور حلق تک کڑوا ہو گیا۔

نہیں بیٹا میں آپ سے کیوں ناراض ہوں گا"۔۔۔اپنی تمام تر کلفت کو پس "
پشت ڈالتے ہوئے وہ نرمی سے بولا۔

بابا میرے اسکول میں پیرنٹ ٹیچرز میٹنگ ہے ایگزامز کے بعد"۔۔۔۔کچھ دیر "
بعد عائشہ بولی جس پر رحمان نے بوجھل سانس خارج کی۔

اس کی بیٹی کے ان دو سالہ اسکول ریکارڈ میں جتنی بھی پی ٹی ایمز ہوئی تھیں ان میں
سے ایک بھی رحمان نے اٹینڈ نہیں کی تھی۔

لاسٹ ٹائم بھی دادو گئی تھیں!۔۔آپ نہیں آئے!۔۔میری فرینڈز کہتی ہیں "
تمہارے مام ڈیڈ کیوں نہیں آتے؟۔۔میں ان کو کیا جواب دوں"۔۔۔۔۔عائشہ
یاسیت بھرے لہجے میں بولی جس پر رحمان نے اس کو خود میں بھینچا۔

اس بار میں آؤں گا آپ کے ساتھ بیٹا!۔۔۔ڈونٹ وری"۔۔۔۔رحمان اس کے "
بالوں پر بوسہ دیا۔

سچ میں بابا"۔۔۔۔عائشہ کی آنکھیں خوشی سے دمکنے لگیں تبھی اس نے تائید "

چاہی۔

جی بابا کی پرنسس"۔۔۔۔رحمان اس کی بات کی تائید میں بولا۔"

---

www.novelsclubb.com